جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ھش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سردرد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں قدرے نقاہت ہے۔

چوہدری نذیر احمد صاحب واقف زندگی ننگل باغباناں کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیر احمد نام تجویز فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

...دارانہ فسادات اور اسلامی تعلیم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے امن کی نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں دی ہے۔ جس شخص نے اس تعلیم پر تھوڑا سا بھی غور کیا ہے۔ اسکو معلوم ہو چکا ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ و فساد کو سب سے بڑا گناہ بتایا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد اور الفتنۃ اشد من القتل کی قسم کی آیات کلام پاک میں کثرت سے ہیں۔ کم از کم پچاس آیات ضرور ہونگی۔ جن میں فساد کی کسی نہ کسی رنگ میں مذمت نہ کی گئی ہو۔ اور تقریباً اتنی ہی آیات فتنہ کے متعلق آپ کو ملیں گی۔ یہی نہیں بلکہ ان الدین عند اللہ الاسلام فرما کر بتا دیا ہے۔ کہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دین ہے وہ اسلام ہی ہے۔ لفظ اسلام کے معنی ہیں امن یعنی فتنہ و فساد کی عین ضد۔ دنیا میں کوئی بھی دین اس وقت ایسا موجود نہیں ہے۔ جس کے نام سے ہی معلوم ہو جائے کہ وہ کس قسم کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا نام یونہی اتفاقاً اسلام نہیں رکھ دیا۔ بلکہ اس دین کو یہ نام دینے سے اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر جو اس کو قبول کرتا ہے یہ فرض کر دیا ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرے۔ اور ظلم و فساد کو مٹائے۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے جو جہاد فرض کیا ہے۔ وہ اسی لئے کیا ہے

کہ دنیا سے فتنہ فساد کی جڑ اکھڑ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ (انفال ۴۰) یعنی ان سے اس وقت تک لڑو کہ فتنہ نہ رہے۔ اور دین تمام کا تمام اللہ کے واسطے ہو جائے۔ اس آیت کریمہ میں جہاد کا بنیادی فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ تلوار اٹھانے کی صرف اس وقت اجازت ہے جب مخالفین مسلمانوں کے خلاف ان کے دین کے بارے میں فتنہ و فساد برپا کر دیں۔ جب تک فتنہ بالکل مٹ نہ جائے اور جبر و اکراہ ختم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک جہاد کئے جاؤ۔ یہاں تک کہ اس قدر امن ہو جائے۔ کہ جو دین کسی کا جی چاہے اختیار کرے۔ اور فضا ایسی صاف ہو جائے۔ کہ کسی دین کے اختیار کرنے یا کسی دین کو ترک کرنے پر کسی کو مجبور نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جہاد فی سبیل اللہ کے حدود اس صراحت اور وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ بعض گزشتہ اور موجودہ علماء اسلام جہاد کے ایسے واضح شرائط اور صریح احکام کس طرح نظر انداز کر سکے ہیں۔ بعض علماء نے تو یہاں تک جرأت کی ہے۔ کہ جو آیت شریفہ ان کی یا ان کے آقاؤں کی مرضی کے خلاف نظر آئی۔ ان کو منسوخ قرار دے دیا۔

ہے۔ چنانچہ جو آیت شریفہ ہم نے اوپر دی ہے۔ اس کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ اسلام میں یہ جائز ہے کہ بلاوجہ تلوار سے ہمسایہ ممالک پر حملہ کر کے انکی سیاسی قوت توڑ دی جائے۔ اور اقتدار چھین لیا جائے۔ لیکن جب پوچھا جائے کہ پھر جو قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین اور لکم دینکم ولی دین کا کیا مطلب ہوا۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ آیات سورۂ انفال والی آیت سے منسوخ ہو چکی ہیں نعوذ باللہ من ذالک یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان آیات کا مقصد و محل کچھ اور ہے۔

اس خواہشاتی طرز فکر کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ زمانہ حال میں جو تحریکیں یورپ میں رونما ہوئی ہیں۔ اور جو تمام کی تمام اس اصول اور بنیاد پر چلائی گئی ہیں۔ کہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" اسکو موجودہ مسلمان علماء نے بھی اپنا لیا ہے۔ اور اسلام کا مطلب رضائے الٰہی کا حصول نہیں بلکہ سیاسی طرز کی حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ جو محدود اور مقید نظام ہائے باطل مثلاً سوشلزم۔ کمیونزم۔ فاشزم وغیرہ وغیرہ یورپ میں ہوا و ہوس۔ حرص طمع اور نفسانیت کی بناء پر ظہور پذیر ہوئے ہیں اسی قسم کا نظام اسلام کو بھی سمجھ لیا گیا ہے یہ ذہنیت بڑے بڑے علمائے اسلام کی ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ انسانیت خام جو اپنی بدقسمتی سے ان لوگوں کے زیر اثر آئی ہے۔ اس کی کیا حالت ہونی چاہیئے۔ اگر عام ان پڑھ جاہل مسلمان

جس کی بے حد اکثریت اس ملک میں پائی جاتی ہے۔ اس تعلیم کی روشنی میں جہاد کے یہ معنے نہ لیں کہ جو سامنے آئے اس کے سر پر تلوار کھینچ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اسکو کہو کہ پڑھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ورنہ ابھی سر تن سے جدا کر دیا جائے گا۔ تو اور کیا کریں۔ جب علماء ہی ایسی تعلیم دیں تو ان بیچاروں کا کیا قصور اور اس پر لطف یہ ہے کہ یہ مجاہد علماء اپنی حفاظت کا پہلے پورا پورا انتظام رکھتے ہیں۔ بس ان کا کام صرف اس قدر ہوتا ہے۔ کہ "آگ لگا جمالو دور کھڑی"۔

ہم مانتے ہیں کہ مشرقی بنگال سے جو خبریں آ رہی ہیں بے حد مبالغہ آمیز ہیں کیونکہ سوائے ایک کے تمام خبر رساں ایجنسیاں ہندو اثر کے ماتحت ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ہندو اخبار نویس بات کو بڑھا چڑھا کر دکھلانے کے لئے اپنی سپیشلیں بھی چلاتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں بڑے بڑے ہندو لیڈروں کا رویہ بھی نہایت قابل نفرین ہے۔ بلکہ خود گاندھی جی کا رویہ بھی جو بڑے صلح کل اور حق پسند مشہور ہیں ایسا ہے کہ جو مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بفرض محال اگر صرف ایک ہی ایسا واقعہ ہوا ہو کہ کسی عورت کو زبردستی مسلمان بنا کر اس سے نکاح کر لیا گیا۔ تو ہم مسلم علماء اور لیڈروں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ آپ جواب دینگے کہ نہیں اگر آپ کا یہی جواب ہے۔ تو پھر آپ جو عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی آ کر کافروں کو مار مار کر مسلمان بنائے گا

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی
مجلس علم و عرفان

قادیان ۲۴ ماہ اخاء۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

سات روزے اور جماعت احمدیہ

فرمایا سات روزے جن کی میں نے تحریک کی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت نے اس طرف پورے طور پر توجہ نہیں کی۔ یوں تو دنیا میں لاکھوں لوگ ایسے موجود ہیں۔ جن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ "مل گئی تو روزی نہ ملی تو روزہ"۔ یعنی روزانہ انہیں اپنی خوراک ملنے کا بھی یقین نہیں ہوتا۔ اگر کھانا میسر آ گیا تو کھا لیا ورنہ روزہ رکھ لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے تھے۔ جو خوراک نہ ملنے کی وجہ سے کئی دفعہ روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ پس ان لوگوں پر ایسی حالت آتی رہتی ہے۔ جبکہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ اور فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ فاقہ کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ ناداری کی علامت ہوتی ہے۔ لیکن یہی فاقہ اگر ایک خاص نیت اور ارادے کے ماتحت اختیار کیا جائے۔ تو پھر یہ ایک طاقت بن جاتا ہے۔ مثلاً گھر میں کھانا موجود ہوتا ہے۔ لیکن بچہ کسی وجہ سے روٹھ جاتا ہے۔ اور کھانا نہیں کھاتا۔ ایسی حالت میں ماں باپ اسکی منتیں کرتے ہیں۔ اسے کھلونوں اور مٹھائیوں کے لالچ دے دے کر کھانا کھانے پر آمادہ کرتے ہیں۔ اب دیکھ لو۔ وہی فاقہ جو عام حالت میں کمزوری اور ناداری کی علامت ہے۔ اس موقعہ پر ایک طاقت بن گیا۔ کیونکہ کھانا تو موجود ہے۔ لیکن ایک خاص ارادے کے ماتحت نہیں کھایا گیا۔ گاندھی جی کا فاقہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے۔ ان کے پاس کھانا موجود ہوتا ہے۔ لیکن وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ جبتک میری فلاں بات نہ مانی جائیگی۔ میں نہیں کھاؤں گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس بات کو ماننا یا نہ ماننا جس کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اس پر ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر نمک کا محصول معاف کرانے کے لئے وہ فاقہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ تو چونکہ نمک کا محصول معاف کرنا حکومت کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اس لئے گاندھی جی کے ساتھیوں کے نزدیک اس فاقہ کشی کی ذمہ واری حکومت پر عائد ہو جاتی ہے۔ غرض گاندھی جی جب کبھی فاقہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ یا تو انہیں اپنی قوم کی محبت پر اعتماد ہوتا ہے۔ کہ میری قوم مجھے مرنے نہیں دے گی۔ اور ضرور میری بات مان لے گی۔ اگر کوئی بات اپنے مخالف سے منوانی ہو۔ تو پھر انہیں اس امر پر اعتماد ہوتا ہے۔ کہ میری بات نہ ماننے کی صورت میں میری قوم ضرور اس کا بدلہ لے گی۔ غرض گاندھی جی کی فاقہ کشی مرنے کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک طاقت ہوتی ہے۔ جسے وہ اپنی بات منوانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ گو یہ طاقت وہ عدم تشدد سے نہیں بلکہ ایک قسم کے جبر اور دباؤ سے حاصل کرتے ہیں۔ وہ ایک دھمکی ہوتی ہے۔ جس سے وہ لوگوں کو مرعوب کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح بہت سے کام نکال لیتے ہیں۔ پس صرف کھانا نہ کھانا عام حالات میں ایک کمزوری اور ناداری کی علامت ہوتی ہے۔ لیکن اگر کھانا موجود ہو اور ایک خاص ارادے اور نیت سے فاقہ اختیار کر لیا جائے۔ تو یہ ایک بڑی بھاری طاقت بن جاتا ہے۔

ہم نے جو یہ سات روزے رکھے ہیں۔ یہ ہم پر فرض نہ تھے۔ یہ ناداری کی وجہ سے بھی نہ تھے۔ بلکہ یہ ویسا ہی بچے کے روٹھنے والی بات تھی کہ اپنی بات منوانے کے لئے ہم خدا تعالیٰ سے اسکی محبت کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اللہ میاں! ملک میں جو خطرناک فساد شروع ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے نہ ہمارے پاس طاقت ہے نہ جتھہ ہے نہ سیاست میں ہمارا کوئی خاص اثر ہے۔ نہ حکومت میں ہمارا کوئی وزیر ہے۔ نہ فوج میں ہمارا کوئی جرنیل ہے۔ کہ اس کے ذریعے ہم اس فساد کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ غرض یہ کام ہم سے تو ہو نہیں سکتا۔ اس لئے تم ہی یہ کام کر دو۔ جب تک یہ کام نہ کر دو۔ ہم تمہارا دیا ہوا کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس طریق سے گویا ہم اس کام کے کرنے کی ذمہ واری اللہ میاں پر ڈال دیتے ہیں۔ اور ہم اللہ میاں کی محبت پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ ہمیں فاقہ کشی سے تکلیف نہیں اٹھانے دیگا اور ضرور ہمارا کام کر دیگا۔ حقیقت یہ ہے کہ محبت میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی اپنے بندے کے ساتھ محبت کی تو کوئی انتہا ہی نہیں۔ اور روزہ محبت الٰہی کو بھڑکانے کا ایک بہت عمدہ ذریعہ ہے۔ جن لوگوں نے اس موقع کو ضائع کر دیا۔ وہ ذرا سوچیں کہ انہوں نے دو روٹیاں کھانے کی خاطر کتنی اعلیٰ چیز ضائع کر دی۔ یہ ایک اہم موقعہ اللہ میاں سے ناز کرنے کا تھا۔ اور پھر یہ ایک خطرناک فساد کو دور کرنے کے لئے روزے رکھنے کی تحریک تھی۔ اگر خدا نخواستہ فساد ہو جائے تو روٹیاں تو کیا چیز ہیں۔ بعض دفعہ بچے بھی چھوڑنے پڑتے ہیں۔ جو شخص ایسے شدید مصائب کو روکنے کے لئے اتنی حقیر سی قربانی بھی نہیں کر سکتا جو گویا معنے میں اللہ میاں سے ناز کرنے کا موقع تھا۔ میں تو اسے بڑا ہی شقی القلب انسان سمجھتا ہوں۔ روزہ رکھنے سے ہم نے آخر کیا قربانی کی ہے۔ یہی کیا ہے نا کہ دن کو ناشتہ نہیں کیا اور صبح اور شام کے کھانے کے وقت میں کچھ تبدیلی کر دی۔ اگر اتنی حقیر سی تبدیلی سے ہم اللہ میاں سے اپنی بات منوا لیں تو کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے؟

کثرت سے روزے رکھنے کی عادت ڈالو

حقیقت یہ ہے کہ روزہ روحانیت کی ترقی کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ جبتک ہم اسکی عادت نہ ڈالیں گے۔ ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہماری جماعت کو کثرت سے روزے رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ شروع شروع میں مہینے میں ایک ہی روزہ رکھ لیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ مہینے میں چار روزے اور پھر ہفتہ میں دو تین روزے رکھے جائیں۔ اس سے کم از کم عبادت کا کچھ نہ کچھ تو احساس شروع ہو جائیگا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ لوگ نمازوں میں روزوں میں اور ذکر الٰہی میں بہت سستی دکھاتے ہیں۔ اور پھر آ کر کہتے ہیں کہ روحانیت کی ترقی کے لئے دعا کی جائے۔ حالانکہ روحانیت کی ترقی کے لئے نماز حج۔ زکوٰۃ۔ ذکر الٰہی اور روزے وغیرہ بہت ضروری چیزیں ہیں۔ جبتک یہ ذرائع اختیار نہ کئے جائیں۔ اس وقت تک روحانیت آ کس طرح سکتی ہے۔ مومن کو ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے اعمال میں سنجیدگی ہو۔ اور یہ عزم ہو کہ میں فلاں چیز لے کر رہوں گا۔ جب یہ عزم پیدا ہو جائے۔ تو پھر اسکے حصول کے وسیلے انسان خود نکال لیتا ہے۔ ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کی تڑپ ہونی چاہیئے۔ جس طرح بچہ گم ہو جانے پر ماں کے دل میں تڑپ ہوتی ہے ویسی ہی تڑپ خدا تعالیٰ کی محبت کی تلاش کے لئے ہونی چاہیئے۔ اگر یہ تڑپ پیدا نہیں ہوتی۔ اور تم مختلف بہانوں سے اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتے رہو گے۔ تو ایسی صورت میں تم سے زیادہ بدقسمت اور کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ تم اپنے نفس کو دھوکہ دیکر ہمیشہ کے لئے اعلیٰ ادرجہ کے روحانی انعامات سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہو۔

روزے نہ رکھنے والے اب روزے رکھیں

جن لوگوں نے روزے نہیں رکھے۔ انہیں میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اب روزے رکھ لیں۔ آئندہ پیر جمعرات اور پیر کو روزے رکھکر سات روزے پورے کریں۔ گو ان کے روزے جماعتی طور پر نہیں ہوں گے۔ مگر جو لوگ آج سے ہی یہ نیت کریں گے۔ ان کے لئے تو کم از کم یہ اجتماعی روزے ہو جائیں گے۔ میں نے تو یہ سہولت بھی کر دی تھی۔ کہ جن کے فرضی روزے رہ گئے ہوں۔ وہ ان روزوں کے ذریعہ انہیں پورا کر سکتے ہیں۔ میں نے یہ ایک عام مرض دیکھا ہے۔ اور یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ کہ جو فرضی روزے رہ گئے ہوں لوگ انہیں کبھی بعد میں رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ صدقہ وغیرہ دینے سے وہ کمی پوری ہو گئی۔ حالانکہ یہ صدقہ تو صرف ان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جو بڈھے ہوں۔ ایسے مریض ہوں جن کی بیماری لمبی چلتی چلی جائے۔ باقی عام لوگوں کے لئے صدقہ روزے کا

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی لنڈن سے روانگی

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ مکرم محترم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن و انچارج احمدیہ مشن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی بخیر و عافیت تشریف آوری کے لئے دعا فرماویں۔

خدا تعالیٰ کی محبت اور اخلاص فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی۔ ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ ایک سچا احمدی ہے۔ (الفضل ۳۰/۲۱۷)

(۲) اگر خدا کی محبت پیدا ہو جائے۔ تو رفتہ رفتہ تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (")

(۳) جس کو خدا اور رسول کی محبت دی گئی اس نے اپنی اصل مراد کو پا لیا۔ اور بلاشبہ وہ سعید ہے۔ (مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۲)

(۴) صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالےٰ سے رکھتا ہے۔ وہ وہ یوسف ہے۔ جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۵)

(۵) بات معقول بھی ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ محبت اور سنجیدگی بھی ہو۔ تب اثر ہوتا ہے۔ اخلاص اور محبت کے بغیر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (الفضل ۳۰/۲۳۲)

(۶) دین اور اخلاص ایک چیز ہے۔ جب تک اخلاص نہیں دین بھی نہیں۔ اور جب اخلاص مٹیگا دین بھی مٹ جائے گا۔ (")

(۷) عبادات کو بجا لاتے وقت پیچھے جو اخلاص ہو وہ دین ہے۔ ایک انسان جس کے دل میں اخلاص ہے۔ اگر دو رکعت بھی نماز پڑھ لے۔ تو اس کے اثرات نظر آئینگے لیکن بغیر اخلاص کے محض ریا سے اگر آدمی سارا دن مصلّے پر بیٹھا رہے۔ تو اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ (")

(۸) عبادت کا اثر اتنا نہیں ہوتا جتنا اس سوز و گداز کا ہوتا ہے۔ جو پیچھے ہو۔ (")

(۹) تعلق باللہ کی خواہش سے جو اثر پیدا ہوتا ہے۔ وہ خالی روزہ سے نہیں ہو سکتا۔ (")

(۱۰) جہاں عشق کا قدم ہو۔ وہاں رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ (")

(۱۱) فلسفیانہ نظر سے جو شخص قرآن کریم کو پڑھتا ہے۔ وہ یہ تو کہہ سکے گا۔ کہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ خوب دلائل دیتی ہے مگر اس کے دل میں کوئی نور پیدا نہیں ہوگا لیکن جو شخص عاشقانہ رنگ میں ایک آیت بھی پڑھے گا۔ وہ آیت اس کے دلوں کے زنگوں کو کاٹ دے گی۔ اور اس کے دل میں ایسا جذبہ پیدا ہو گا۔ کہ اسے کہیں سے کہیں تک پہنچا دے گا۔ (")

(۱۲) وہ (اللہ تعالےٰ) پیار اور محبت چاہتا ہے۔ اور محبت والے دل کی بھی قدر کرتا ہے۔ (")

(۱۳) اپنے اندر عاشقانہ کیفیت پیدا کرو اور کور ذوقی کو چھوڑ دو۔ کہ یہ محبت کے مقام سے ہٹاتی ہے۔ (")

(۱۴) محبت کے بغیر عبادت میں لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اور یہ لذت ہی ہے۔ جو ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے مومن کو تیار کرتی ہے (")

(۱۵) ثواب اسی کو ملتا ہے۔ جو اخلاص سے کام لیتا ہے۔ (الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

(۱۶) جو سامانوں سے تہی دست ہونے کی وجہ سے کڑھتا۔ اور غم کی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔ کہ میں فلاں نیکی سے محروم رہا۔ ایسا شخص عملی رنگ میں نیکی میں حصہ نہ لینے کے باوجود خدا تعالےٰ کے نزدیک اسی ثواب کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ جس ثواب کے مستحق دوسرے لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کے دل کا غم عمل کے قائمقام ہوتا ہے (")

(۱۷) دل کا غم ہمیشہ عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ (")

(۱۸) جس شخص کے دل میں عشق نہ ہو۔ وہ کبھی کسی نیکی کے ضائع ہونے پر اس قدر غم نہیں کر سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے غم کو ہی نیکی کا قائمقام بنا دے (")

(۱۹) یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایمان تم کو پیچھے ملے۔ اور نماز تم پہلے پڑھو۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ غم تمہارے دل میں پہلے پیدا ہو۔ اور ایمان اور اخلاص بعد میں پیدا ہو (")

(۲۰) وہ مومن جو نیک خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود انہیں پورا نہیں کرتا۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ دوسرا موقعہ آنے پر پورا کرے گا۔ وہ غیر مخلص کا غیر مخلص ہی ہے۔ (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۲۱) خدا کے رسول اور مسیح موعود اسکے خادم کی محبت خدا تعالےٰ کی محبت کا ہی جزو ہے۔ نہ محمد جیسا کوئی نبی گذرا نہ مسیح موعود جیسا نائب۔ صلی اللہ علیہما وسلم (الفضل ۲ جولائی ۱۹۴۵ء)

(۲۲) اللہ تعالےٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے۔ اس میں برکت اور خیر جمع ہے۔ جو سچی محبت اللہ تعالےٰ کی پیدا کرے۔ وہ کبھی ناکام نہیں رہتا۔ اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا (")

(۲۳) اللہ نور السموات والارض ہے۔ پس محبت الٰہی کو سب کامیابیوں کی کلید سمجھنا چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ سے والہانہ محبت رکھتا ہے۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ مگر خیالی محبت نفع نہیں دیتی۔ محبت وہی ہے جو دل کو پکڑ لے (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(۲۴) غیبت مسیح کا ہی نام ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ کی محبت کے لئے نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویل لکل ھمزۃ (الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۸ء)

(۲۵) اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنے والا چھوٹے درجہ پر صبر نہیں کر سکتا۔ (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(۲۶) خدا تعالےٰ کی محبت انسان کے دل میں ایسی وسعت پیدا کر دیتی ہے۔ کہ وہ معمولی ترقی پر خوش نہیں ہوتا خوش ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا تعالےٰ کی جستجو کے بعد کونسی چیز ہے۔ جو اسے خوش کر سکے گی۔ جو خدا تعالےٰ کا طالب ہوا وہ ساری ترقیات کا طالب ہوا۔ اور جس نے خدا تعالےٰ کو سمجھا۔ وہ کسی ترقی کو بھی آخری ترقی نہیں سمجھ سکتا۔ (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(۲۷) بندہ اس مقام محبت کو چاہتا ہے جس میں کوئی پردہ مغائرت نہ رہے۔ (")

(۲۸) بلاشبہ کلام الٰہی سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات طیبات سے عشق پیدا ہونا اور اہل اللہ کے ساتھ حُبِ صافی کا تعلق حاصل ہونا یہ ایک ایسی بزرگ نعمت ہے جو خدا تعالےٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے۔ اور دراصل بڑی بڑی ترقیات کی یہی بنیاد ہے اور یہی ایک تخم ہے۔ جس سے ایک بڑا درخت یقین اور معرفت اور قوت ایمانی کا پیدا ہوتا۔ اور محبت ذاتیہ اللہ جلشانہ کا پھل لگتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۰)

(۲۹) جس کے دل میں ایمان اور اخلاص ہو گا۔ اسے جب بھی خدا تعالےٰ کی آواز پہنچے گی خواہ دس ہزار آمد کیوں نہ ہو۔ اس پر لات مار کر آجائے گا۔ (مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۵)

(۳۰) اگر کسی کے دل میں اخلاص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی اولاد کو ویسے ہی کاموں کی توفیق دے دیتا ہے۔ اور اس طرح اس کی خواہش اور آرزو پوری ہو جاتی ہے۔ (" صفحہ ۱۴۳)

(۳۱) انسان کے دل میں اگر پختہ ایمان ہو۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کا تعلق ہو۔ تو اس کے سارے کام آپ ہی آپ ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی مشکل ایسی نہیں ہوتی جو آسان نہ ہو جائے۔ (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

(۳۲) اخلاص اخلاص کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور نیکی نیکی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ (الفضل ۲۲/۱۸۹)

(۳۳) محبت ایک خاص حق اللہ جلشانہ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہو گا۔ (مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

(۳۴) جو غیر سے اپنی محبت کو عشق تک پہنچاتا ہے . . . . . . وہ بددیانتی کی راہ سے خدا تعالےٰ کا حق دوسرے کو دیتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی صورت ہے۔ جس میں دین و دنیا دونوں کے وبال کا خطرہ ہے۔ (" صفحہ ۱۱۸)

(۳۵) جب خالص محبت کسی دل میں آجاتی ہے۔ تو دیا دل الٰہی کے لئے قوت اور شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ محبت نہیں کسل شامل حال ہے۔ (" صفحہ ۱۵۸)

خاکسار: عبد الحمید آصف

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

سوئٹزرلینڈ کی سرزمین پر احمدی مجاہدین کا ورود

دنیا کے خوبصورت ترین شہر زیورچ میں اللہ اکبر کا اعلان

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

سرزمین سوئٹزرلینڈ پر قدم

۱۳ اخاء بروز اتوار دوپہر ایک بج کر اٹھارہ منٹ کی گاڑی سے ہم تینوں (برادرم چودھری عبد اللطیف صاحب۔ برادرم مولوی غلام احمدؐ بشیر صاحب اور خاکسار ناصر احمدؐ) سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورچ پہنچے۔ گاڑی سے اترنے سے قبل ہم نے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ کہ وہ اپنی خاص قدرتوں اور طاقتوں کے ذریعہ ہمیں کامیاب فرمائے اور ہر قدم پر اس کی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال ہو۔ تاہم اس نہایت ہی عظیم الشان ذمہ واری کو باحسن وجوہ ادا کر سکیں۔ جس کا بار وقف کے گراں قدر فریضہ نے ہمارے کمزور کندھوں پر رکھا ہے۔ سرزمین سوئٹزرلینڈ پر قدم رکھتے وقت خاص طور پر دعا کی گئی۔ اور نیک فال کے طور پر پہلا کلمہ تبلیغ حق کا اس نئی سرزمین کو مخاطب کر کے منہ سے نکالا۔ کہ خدا ہماری آواز میں برکت رکھدے۔ اور ہمارا طرز تبلیغ نیک طبائع کی کشش کا موجب ہے۔

سامان کی پڑتال کرنے کے بعد ہم ایک ہوٹل میں گئے جس میں ابتدائی تین ایام کے لئے جگہ کا انتظام کیا تھا۔ سٹیشن اور ہوٹل کے درمیان چند سو گز کا فاصلہ تھا۔ لیکن اس قلیل فاصلہ کے طے کرنے کے دوران میں بے شمار افراد ہمارے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔ انہیں ہم اپنی پگڑیوں اور اچکنوں میں عجوبہ نظر آئے۔ اکثر نے اس لباس میں کسی انسان کو پہلی بار دیکھا ہوگا۔ لوگ حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے۔ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اور کہاں سے آئے ہیں۔ بعض ہنس دیتے۔ غرضیکہ شہر میں قدم رکھتے ہی ہمیں ایک حیران اور ششدر پبلک کا سامنا کرنا پڑا۔ جوں جوں وقت گذرتا جائیگا۔ عوام کی حیرت کم ہوتی جائے گی۔ لیکن ابھی ان کی حیرت کے بہت سے مواقع ہیں۔ کچھ وقت ہمیں زبان کی دقت سر کرنے کے لئے درکار ہے۔ ہم اپنے ساتھ دو قسم کے ٹریکٹ جرمن زبان میں طبع کرا کر لائے ہیں۔ جن میں اپنے آنے کی غرض۔ اسلام کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اور قبر مسیح کا اعلان وغیرہ امور درج ہیں۔ ہم ابھی یہ ٹریکٹ تقسیم نہیں کر رہے۔ کیونکہ جب تک ہم ان کی زبان میں تفصیل کے ساتھ بات کرنے اور لٹریچر کی اشاعت کے لازمی نتیجہ کے طور پر پیش کئے جانے والے سوالات کا جرمن زبان میں جواب دینے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے کما حقہٗ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز جلد ہی ہم اس قابل ہو جائیں گے۔ وباللہ التوفیق

ایک بنک کے ڈائرکٹر سے گفتگو

یہاں ایک بڑے بنک کے ایک ڈائرکٹر مسٹر آرنی کے ساتھ ہمارا غائبانہ تعارف ہو چکا تھا۔ جو مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ایک دوست کے دوست ہیں۔ ہم اگلے روز ان سے ملے بہت خوش خلقی سے پیش آئے۔ ہم نے سب سے پہلے انہیں کسی مکان کا انتظام کرنے کے لئے کہا۔ کیونکہ اس وقت سب سے بڑی ضرورت ہماری یہی تھی۔ بصورت دیگر یورپ کے اس حد درجہ گراں ملک میں جہاں دنیا بھر سے عموماً اور جنگ کے مصیبت زدہ یورپ سے خصوصاً لوگ تفریح کے لئے آتے ہیں۔ ہمارا بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اشیاء یہاں لندن سے بہت مہنگی ہیں۔ چائے کی ایک پیالی کی قیمت قریباً ۸ پنس ہے۔ اور اسی نسبت سے ہوٹلوں اور دوسرے بورڈنگ ہاؤسوں کے کرائے ہیں۔ مسٹر آرنی نے بتایا۔ کہ زیورچ میں مکان ملنا بہت دشوار ہے۔ تاہم وہ کوشش کریں گے۔

زیورچ کی اہمیت

ہم ٹامس کک کے دفتر میں بھی گئے۔ اور وہاں سے کچھ معلومات حاصل کیں۔ اور بعض ضروری امور سرانجام دیئے۔ ۱۵ تاریخ کو برطانوی کونسل جنرل کے دفتر میں جا کر ہم نے اپنے نام رجسٹرڈ کرائے۔ اور اس کے بعد شہر میں پھرتے رہے۔ تا حالات کی واقفیت حاصل کریں۔ یہ ایک بڑا ہی خوبصورت شہر ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا دار السلطنت تو برن ہے۔ لیکن زیورچ کی اہمیت اور مرکزی حیثیت برن سے زیادہ ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا شہر بھی ہے۔ گو آبادی صرف تین لاکھ اٹھاون ہزار ہے۔ ایک دریا بیچ میں بہتا ہے۔ شہر میں ہی ایک وسیع جھیل ہے۔ کچھ آبادی پہاڑیوں پر ہے۔ اکثر حصہ میدانی سطح پر ہے۔ یہاں سردی آج کل انگلستان سے زیادہ ہے۔ اور سرما میں تو خوب برفباری اور شدید سردی ہوتی ہے۔ یہاں کی مشہور صنعت گھڑیاں ہیں۔ جو دکانوں میں مختلف شکلوں اور ڈیزائنوں میں قرینہ سے سجی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے ان کی قیمتیں کم نہیں ہیں۔ گو کسی قدر فرق ضرور ہے۔ تاہم اتنا ہے کہ یہاں گھڑیاں مل تو جاتی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کو اپنی تجارت میں اپنے ماحول کے ممالک کی اقتصادی رفتار کے ساتھ قدم ملانا پڑتا ہے۔ صرف گھڑیاں ہی یہاں کی صنعت نہیں۔ (گو چار پانچ سو کارخانے اس چھوٹے سے ملک میں گھڑی سازی کے ہیں) بلکہ اور بھی بہت کچھ یہاں بنتا ہے۔ یہاں کی مشینری دنیا بھر میں مشہور ہے۔

اس حصہ ملک کی زبان جرمن ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں تین زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جو علاقہ جس ملک کی سرحد سے ملتا ہے۔ وہاں ہمسایہ ملک کی زبان بولی جاتی ہے۔ تین زبانیں یہ ہیں۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ جرمن۔ سب سے زیادہ استعمال جرمن زبان کا ہے۔

پہلی اذان و نماز جمعہ

ابھی ابھی جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ ہم شہر سے باہر جا کر نماز جمعہ ادا کر کے واپس آئے ہیں۔ ہم کسی کھلی جگہ کی تلاش میں دور نکل گئے۔ پہاڑیوں پر چڑھ کر چلتے چلتے جب کوئی جگہ نہ ملی۔ تو جنگلات کا رخ کیا۔ اور قریباً ½ ۱ گھنٹہ کی تلاش کے بعد گھنے جنگلات میں بلند اور خوبصورت درختوں کے جھنڈ تلے جا کر ہم نے اذان کہی۔ جو اس طور پر پہلی اذان ہوگی۔ کہ نماز جمعہ کے لئے دی گئی۔ اس کے بعد ہم نے نماز ادا کی۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ وہ ہمیں اس علاقے میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔ ہمیں یہ نماز جمعہ ہمیشہ یاد رہیگی۔ یہ ہماری بے کسی اور ابتدائی کمزور حالت کا نشان ہوگی۔ اور ہم اپنے خدا سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو ضرور قبول فرمائیگا۔ اور ہمیں اپنے اعلیٰ اور مقدس نام کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

مولوی محمد علی صاحب سے سوال

مجھے بار بار خیال آیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب سے یہ سوال کروں اور تکرار کے ساتھ اس کے جواب کا مطالبہ کروں کہ اگر ان کے نزدیک سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین نہیں تو کیا وجہ ہے کہ حضور کی پیشگوئیاں آج حضور کے اس جلیل القدر خلیفہ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔ جب حضور نے دعویٰ فرمایا۔ تو غیر احمدی علماء نے کہا کہ مسیح موعود اور مہدی کے متعلق احادیث غیر ثقہ اور جعلی ہیں مگر حضور نے یہ معیار بیان فرمایا کہ اگر کوئی حدیث کسی پیشگوئی پر مبنی ہے اور وہ پوری ہو جاتی ہے تو خواہ وہ کسقدر ضعیف حدیث کیوں نہ سمجھی جائے دراصل وہ اعلےٰ پایہ کی اصح احادیث میں سے ہے۔ کیونکہ واقعات نے اس کی تصدیق کر دی۔ اگر پیشگوئی کے پورا ہوئے کے بعد بھی اس حدیث کو ضعیف کہو گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو نعوذ باللہ غیر صحیح قرار دوگے۔ اب ہم یہی معیار مولوی محمد علی صاحب کے سامنے پیش کر کے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے اور ایک ایسے شخص کے ذریعے پہنچ رہا ہے جو حضور کا جانشین اور پسر موعود اور مصلح موعود ہونے کا دعویدار ہے پھر اس کی صداقت میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ اب اس کو نہ ماننا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار اقرار کرنا ہے۔ کیا مولوی صاحب اپنے آپ کو صریحاً غیر احمدیوں کی صف میں شامل نہیں کر رہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی غلط نکلی۔ کیا مولوی صاحب یا کسی اور ان کے ہمنوا کے ذریعہ پوری ہوئی نہیں ہرگز نہیں پس واقعات کی شہادت کھلے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت ثابت کر رہی ہے حضور کے تین خدام نے تین مسلسل جمعوں کی نمازیں تین مختلف ممالک میں ادا کی ہیں۔ دو ہفتہ قبل جمعہ انگلستان میں ادا کیا گیا۔ گذشتہ جمعہ فرانس میں اور آج کا جمعہ سوئٹزرلینڈ میں کیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پھیلنے کا ثبوت نہیں

درخواست دعاء

آخر میں خاکسار نہایت ادب کے ساتھ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری ہر مشکل کو اپنے فضل سے دور فرما کر ہمیں اپنے دین کی سچی خدمت بجا لانے کی توفیق دے۔ وہ قدم قدم پر ہمارا رہبر ہو اور ہماری آواز اور طریق تبلیغ میں برکت ڈالے۔

جاپانی نوجوانوں کی قابل تعریف صفات اور احمدی نوجوان

میں آجکل برما میں ہوں۔ اور ہر روز میرے پاس تقریباً یکصد جاپانی سپاہی جو کہ جنگی قیدی ہیں کام کرتے ہیں اور ہر روز نئے آتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کا جو تجربہ کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ احمدی نوجوانوں کی خاطر اس کا ذکر کیا جائے۔

باوجود اس کے کہ میرے پاس روز نئے آدمی آتے ہیں۔ مگر سو فیصدی کی صحت قابل تعریف و قابل حیرت ہے عمر تقریباً ہر ایک کی تیس سال سے کم ہوتی ہے۔ مگر باوجود اچھی خوراک نہ ہونے کے خوب موٹے تازے ہیں۔ اور بہت ہی چست و چالاک۔ کوئی کام ہو وہ کر لیں گے۔ افسر انچارج جب تک سپاہی کام کرتے رہیں ایک ہی جگہ کھڑا رہے گا۔ یا ادھر ادھر ٹہلے گا بیٹھے گا نہیں۔ اس کو اگر کوئی چیز کھانے پینے کی دی جائے۔ تو سب کو تقسیم کرے گا۔ اور اگر کچھ بچ جائے تو کھائے گا ورنہ نہیں۔

آج تک میں نے کوئی ایسا سپاہی نہیں دیکھا جو کسی نہ کسی ہنر سے خالی ہو۔ فوجی کام تو سب جانتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ ترکھان۔ لوہار۔ فٹر۔ آرٹسٹ کا کام تقریباً سب کر سکتے ہیں۔

ان کو سرکاری راشن میں فروٹ یا سگریٹ بہت کم ملتے ہیں۔ یعنی ایک سپاہی کو ہفتہ بھر میں صرف تین سگریٹ مگر یہ ہر روز کم از کم دس بارہ سگریٹ پی لیتے ہیں۔ یہ آتے کہاں سے ہیں وہ بھی سُن لیجئے۔ ہر روز صبح کے وقت جب یہ کام پر آتے ہیں تو تقریباً ہر سپاہی کے پاس فروخت کرنے کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوتی ہے ان کو ایسے داموں پر بیچتے ہیں جو بازار سے تقریباً تیس چالیس فیصدی کم ہوتے ہیں۔ نقدی کی بجائے وہ سگریٹ یا کھانے پینے کی کوئی اور چیز لے لیتے ہیں۔ یا نقدی لے کر دوسری جگہ سے اپنی حسب منشا چیز خرید لیتے ہیں۔ یہ لوگ جو چیزیں بنا کر فروخت کرتے ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے (۱) ہینڈ بیگ اٹیچی کیس لکڑی کا سنگار بکس۔ لکڑی اور پھیلو لیٹ کے اعلیٰ قسم کے سگریٹ کیس۔ معمولی ٹین سے بچوں کے کھیلنے کے کھلونے۔ خوبصورت لکڑی کا فرنیچر۔ جو لکڑی ملٹری سٹور سے ردی کر کے پھینکی جاتی ہے اس سے یہ چیزیں تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیبل لیمپ کپڑے لٹکانے کی چوکھٹ یا تو لکڑی کی ہو گی۔ یا ردی ٹیلیگراف وائرنگ کی۔ پھٹی ہوئی جرابوں سے اعلیٰ قسم کے سویٹر۔ کوئی ترپال کا ٹکڑا یا چمڑا مل گیا تو بوٹ یا منی بیگ۔ غرض جو بھی چیز ان کو گری پڑی مل جائے کوئی نہ کوئی اعلیٰ چیز تیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ ان چیزوں کو بنانے کا جو سامان چاہیئے وہ بھی خود تیار کریں گے۔ پھر سخت محنتی اور جفاکش نڈر قوم اور ملک کے لئے اور عزت و آبرو کے لئے اپنی زندگی کی پرواہ نہ کرنے والے ہیں۔

خاکسار چوہدری محمد حسین ایس۔ ڈی۔ او

عین ایک سال کے بعد

۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا دن میری زندگی میں ایک المناک دن تھا علی الصبح ۳ ۱/۲ بجے سے شام کے ۵ ۱/۲ تک جو دن ہم پر اور عزیزم مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب غازی پر گذرا اس کا تخیل دل کو ہلا ہی نہیں دیتا بلکہ وہ ہولناک ساعتیں اب بھی جس وقت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ وہ پہاڑ کا سا دن کس طرح ہم سے ٹلا۔ آہ! اس دن متاعِ دنیا کا ایک قیمتی جواہر پارہ۔ اللہ تعالیٰ سے دلی تعلق رکھنے والی روح۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حقیقی معنوں میں نثار ہونے والی جان احمدیت کی شیدائی اور اپنے آقا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ والہانہ محبت کرنے والی غلام زادی اس جہان فانی سے اپنے حقیقی مولا کے بلاوے پر ہم سب کو دل برداشتہ چھوڑ کر لبیک لبیک کہتے ہوئے چلدی۔ عزیزہ امۃ الحمید اختر میری "حمیدی" جس کی شادی عزیزم غازی صاحب سے مئی ۱۹۴۴ء میں ہوئی۔ چند ماہ کی عروسانہ زندگی بسر کرنے کے بعد دنیا کے ماتم کدہ سے اپنی ان خوابوں کی تعبیر کے لئے کہ حضرت آپا جان (سیدہ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا) نے میری دعوت کی ہے اور میں انکی دعوت پر تیار ہو کر گئی ہوں (وفات سے قریباً دو ماہ قبل) (اس سے چند دن قبل) کہ پھپھی جان امۃ الحفیظ بیگم (مرحومہ مغفورہ بھی سیدہ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا سے چند دن بعد فوت ہوئی تھیں اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہیں مرحومہ برادرم میاں عبدالکریم صاحب کی اہلیہ اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ رئیس لاہور کی پوتی تھیں) نے مجھے گودی میں اٹھا لیا ہے۔ اور بہت پیار کرتی ہیں۔ اور یہ کہ میں چھوٹی سی بچی ہوتی ہوں پہلے میں نے اپنے آپ کو چھڑا لیا مگر اس کے بعد وہ پیار کرتی ہوئیں گود میں اٹھا کر لے گئی ہیں کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ۱/۲ ۲ ماہ کی ایک بچی اپنی یادگار چھوڑ کر اور اس کی خدمت ہمارے سپرد کر کے اس سویرے سدھاری اللھم ربنا اغفرھا وارحمھا۔ عزیزہ کی یاد کسی وقت دل سے محو نہیں ہوتی۔ بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ وہ عزیزہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے خاص دعا فرما کر احسان فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مرحومہ کو اس کی خواب کے مطابق سیدہ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کے قرب میں ایسے ہی جگہ دے جیسے اس دنیا میں اسے میسر تھی۔ (آمین یا رب العالمین) ذیل میں اپنے دلی جذبات کو حوالہ قرطاس کیا ہے۔

خاکسار سب کا خادم غلام محمد اختر پرسنل افیسر ریلوے فیروزپور

کل ہی کی بات ہے یہ مرے یارِ ہمنشیں
گلشن میں دورِ جشنِ بہاراں تھا چار سو
بے تابیوں کے میرے یہاں رنگ زرد تھے
ہونٹوں پہ تھیں الم کے مسرت کی آیتیں
میں ہر طرح سے مستِ مئے دینیات تھا

رشکِ فلک تھی میرے الم زار کی زمیں
شبنم مری شراب تھی کلیاں مرے سبو
میٹھے سکون بخش تھے سوز و درد تھے
اکثر سنائیں غم نے خوشی کی حکایتیں
ہر لمحہ میری زلیست کا اک واردات تھا

یکدم خزاں نے ایسا تھپیڑا دیا مجھے
خوش بختیوں کے سبز علم جھک کے رہ گئے

جھونکے نسیم صبح کے مفقود ہو گئے
ہیں زخم تیرِ گردشِ تقدیر کھا گیا
مجھ سے مری "حمیدی" مرا دل جدا ہوئی
میرے چمن کی زینت و رعنائی لٹ گئی
میرے الم کدہ سے وہ یوں روٹھ کر چلی
جو دینِ احمدی پہ دل و جاں سے تھی نثار
وہ جس کے دل میں درد تھا دینِ متین کا
جو اہل بیت پر تھی دل و جان سے فدا
دامِ قضا کو تھام کے یکدم چلی گئی

جوش و خروش نیست و نابود ہو گئے
میرے فلک پہ ابرِ الم گھر کے آ گیا
ناپائدار زلیست کا حاصل جدا ہوئی
غنچوں کے ناز کلیوں کی انگڑائی لٹ گئی
میں سمجھا گویا زندگی مجھ سے خفا ہوئی
وہ یوں گئی کہ جیسے چمن سے چلے بہار
جس کے شعار و شغل تھے بس زہد و اتقا
آقا کو جس کی خدمتِ کامل کا پاس تھا
ابتر کر گئی خطا میرے اوسانِ زندگی

اب زلیست ہو کے رہ گئی ہے سوز و درد و داغ
اس کے الم کو آج بھی حاصل ہے وہ فراغ

اک سال ہو چلا ہے مگر دل اُداس ہے
آنکھوں کے سامنے بھی ہے آنکھوں سے دور بھی

محسوس ہو رہا ہے کہ وہ میرے پاس ہے
گویا ہے لطفِ دید بعید و حضور بھی

لیکن میں خوش ہوں بیٹی کا انجام تھا بخیر
یہ ذکر نا تمام تھا اس ذکر کے بغیر

وہ نیک ساعتیں مجھے بھولی نہیں ابھی
ہر آنکھ تر تھی ہر رخِ روشن اداس تھا
اب تو مگر لبوں پہ دعائیں ہیں اور یہ
وہ ہم کو صبر بخشے تجھے قرب و مغفرت
وہ تیری عاقبت کو جِلا دے "کریم ہے"

دار المسیح میں تھی ترے غم سے بے کلی
ہر دل کو تیرے دل سے محبت کا پاس تھا
رنج و الم میں ڈوبی فضائیں ہیں اور یہ
"امی" کو تیری غم کے تحمل کی دے سکت
وہ بخش دے تجھے کہ "غفور الرحیم ہے"

فردوس کی بہار میں تیرا مقام ہو

اختر نصیب دید علیہ السلام ہو

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۳۴:- منکہ بیگم بی بی زوجہ ماسٹر ثناء اللہ صاحب ترکھان دلت اول عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جہدی پور ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/ روپیہ بذمہ خاوند اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- بیگم بی بی نشان انگوٹھا جہدی پور
گواہ شد:- حمید اللہ عرف ثناء اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۴۲۶:- منکہ اللہ رکھی زوجہ چوہدری محمد عالم صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۴۰ سال بیعت سنہ ۱۹۴۴ء ساکن کھیوا باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲ روپے بذمہ خاوند پہنچیاں طلائی ۲ تولے قیمتی ۱۰۰/ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- اللہ رکھی نشان انگوٹھا
گواہ شد:- محمد عالم خاوند موصیہ
گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بیت المقدس ۲۴ اکتوبر۔ ماہرین آثار قدیمہ کے ایک فرانسیسی مشن نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے اسرائیل کے پہلے دارالخلافہ ہرزا کے آثار دریافت کئے ہیں۔ یہ شہر تاریخی طور پر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور صدیوں سے زیر زمین دفن ہے۔

واشنگٹن ۲۴ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہندوستان کی عارضی حکومت میں مسلم لیگ کی شرکت کے اعلان پر امریکی حکومت کو بہت خوشی ہوئی۔ اب حکومت میں ہندوستانی عوام کی نمائندگی میں توسیع اور اضافہ ہو گیا ہے

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ لنڈن میں مشرق وسطیٰ کے جنگی و سیاسی مسائل کے ماہرین کی کئی کانفرنسیں ہونے کے بعد دفاعی لائن کی ایک سکیم کا خاکہ تیار کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں افریقہ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر اہم فوجی اڈے قائم کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر پردیزا اسماعیل آئی۔ سی۔ ایس کو پنجاب کا ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات اور ڈپٹی ہوم سیکرٹری مقرر کیا گیا

ہے۔ آپ ایک ہندوستانی عیسائی ہیں۔ آج تک اس عہدے پر مسلمان افسر ہی مامور ہوتے رہے ہیں۔ آخری مسلمان ڈائریکٹر سید نور احمد تھے جنہیں قبل از وقت علیحدہ کر دیا گیا ہے

نئی دھلی ۲۵ اکتوبر۔ کل شام کو مسٹر جناح نے مسٹر لیاقت علی خان کے ہمراہ ہیز وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد پنڈت نہرو نے بھی وائسرائے سے ملاقات کی

نئی دھلی ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل پنڈت نہرو اور وائسرائے نے عبوری حکومت کے محکموں کی از سر نو تقسیم کے متعلق ایک دوسرے کو کچھ خطوط لکھے ہیں۔ پنڈت نہرو نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ عبوری حکومت میں شامل ہونے سے قبل مسلم لیگ صاف لفظوں میں یہ یقین دلائے کہ وہ لڑائی جھگڑے کیلئے نہیں۔ بلکہ میل جول کے جذبہ کے ماتحت عبوری حکومت میں شامل ہو رہی ہے۔

پنڈت نہرو نے لکھا ہے۔ کہ عبوری حکومت کے بعض لیگی ارکان نے گذشتہ ایام میں جو تقاریر کی ہیں۔ اور مشرقی بنگال میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی بنا پر اس قسم کا یقین دلانا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر حکومت کا کام چلنا بہت مشکل ہے

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نواکھلی اور تپیرہ کے علاقوں میں نسبتاً حالات کافی سدھر گئی ہے صرف دو مقامات پر جھڑپیں ہوئیں۔ رام گنج تھانہ کے علاقہ میں ایک بلوہ ہو گیا۔ پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ حاجی گنج کے ریلوے سٹیشن پر ایک ہجوم نے حملہ کر دیا۔ ا... بھی پولیس نے گولی چلا کر لوگوں کو منتشر کیا۔ فساد زدہ رقبہ کے بیچ مختلف مقامات پر ہوائی جہازوں کے ذریعے کھانے کا سامان پہنچایا جا رہا ہے اس علاقہ کے لوگ ابھی تک بکثرت پناہ ڈھونڈنے کی کوشش میں شہروں کی طرف آ رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ بنگال کی وزارت کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں مشرقی بنگال کے فساد کی صورت حالات پر غور کیا گیا گورنر بنگال بھی اس میں شریک ہوئے۔ اجلاس کے خاتمہ پر وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ حالات پر پوری طرح قابو پایا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ اخبارات فساد کی کیفیت کو بہت بڑھا چڑھا کر نشر کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے صوبہ بھر میں فضا مکدر ہو رہی ہے۔ اور لوگوں کی طبائع میں جوش پیدا ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں ان دنوں جو وحشیانہ افعال ہو رہے ہیں۔ ان پر ہر شریف انسان کی گردن شرم سے جھک جاتی ہے۔ مسلم لیگ برسوں سے نفرت پھیلانے کی جس پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اور ان دنوں خاص طور پر وہ مار دھاڑ کی جو دھمکیاں دے رہی ہے۔ مشرقی بنگال کا فساد اسی کے نتیجہ میں شروع ہوا ہے۔ اس فساد کی ذمہ داری صوبائی وزارت گورنر اور گورنر جنرل پر بھی عائد ہوتی ہے۔ صوبائی حکومت صورت حالات پر قابو پانے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ اسی طرح گورنر اور گورنر جنرل کو ہنگامی حالات میں جو اختیارات حاصل ہیں۔ انہوں نے بھی وہ استعمال نہیں کئے جس کی وجہ سے حالات بد سے بدتر ہوگئے ہیں۔ قرارداد کے آخر میں کہا گیا ہے کہ اگر ایک دوسرے پر حملوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو غیر ملکی حکومت کا جوا کبھی ہماری گردن سے نہ اتر سکے گا۔ اس لئے سب فرقوں کو چاہیئے۔ کہ وہ قیام امن کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور فرقہ پرستی کا جواب بجائے فرقہ پرستی کے قوم پرستی سے دیں۔ تاکہ فسادات کی یہ بڑھتی ہوئی رو رک جائے۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مشرقی بنگال میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ کوئی آدمی خاموشی سے اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم اس سلسلے کو ہر ممکن طریق سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ خواہ ہمیں اپنی جانیں ہی قربان کرنی پڑیں

کلکتہ ۲۶-۲۵ اکتوبر۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے فسادات میں صرف ۱۱۵ اشخاص مارے گئے ہیں کوئی عام مار دھاڑ نہیں ہوئی۔ عورتوں کو پکڑنے مکانوں کو آگ لگانے اور زبردستی مذہب تبدیل کرنے کے واقعات بہت تھوڑے ہوئے ہیں اس سلسلے میں اخبارات میں واقعات کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ کل شہر میں چھ اشخاص پر چھرے اور ایک پر لاٹھی سے حملہ کیا گیا۔ جن میں سے دو بعد میں فوت ہوگئے۔

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ حیدرآباد دکن۔ اٹھارہ حاجیین آج بذریعہ طیارہ کراچی پہنچے۔ اس قافلہ میں حیدرآباد کے نواب احمد نواز بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے مقامات مقدسہ بالخصوص مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی رقم حال ہی میں دی ہے۔

پیرس ۲۴ اکتوبر۔ ٹرکی کی نیشنل اسمبلی نے اس معاہدہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے جو ترکش کے علاقہ میں فرانس کی فضائی شاہراہ قائم کرنے کے سلسلے میں فرانس اور ٹرکی کے درمیان ہوا تھا۔

حیدرآباد دکن ۲۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ستمبر کے مہینے ۲۴۸ اشخاص طاعون کے موذی مرض میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سے ۱۲۰ اشخاص فوت ہوگئے۔ اس مرض کے انسداد کے لئے حکومت کی طرف سے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۲۴ اکتوبر۔ وفد پارٹی کے لیڈر مسٹر نحاس پاشا نے مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا کے دورہ لنڈن کی شدید مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا۔ لنڈن میں صدقی پاشا کی حیثیت بالکل ایک گداگر کی سی ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ برطانیہ صرف ایسے لوگوں سے ہی متاثر ہوا کرتا ہے جن کے پیچھے عوام کی طاقت ہو۔ صدقی پاشا کو چونکہ عوام کی تائید حاصل نہیں۔ اس لئے اس کی طرف وہ توجہ نہ دیگا۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر پھر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عبوری حکومت کے محکموں کی از سر نو تقسیم پر غور ہوتا رہا۔ عبوری حکومت کے رکن جان متھائی۔ سردار بلدیو سنگھ اور مسٹر بھابھا خاص دعوت پر اجلاس میں شریک ہوئے۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ بمبئی مسلم لیگ ریلیف کمیٹی کے کنوینر محمد علی منہاس نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ سردار عبدالرب نشتر نے مسٹر لیاقت علی سے دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ اعلان ہوا ہے کہ حکومت ہند مستقبل قریب میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور ریاستی نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کانفرنس میں ہندوستان کے لئے معدنیات کے بارے میں قومی پالیسی مرتب کی جائیگی۔